تنعیم سے عمرہ کے بدعت ہونے کی تحقیق

غیر مقلدین کا اشکال اور اس کا جواب

مکتوب گرامی حضرت اقدس شیخ محمد زکریا صاحبؒ

عزیز گرامی قدر مولوی یونس صاحب شیخ الحدیث مظاہر علوم سلمہٗ

بعد سلام مسنون

اس ناکارہ کے سفری حالات تو عزیزان طلحہ ونصیر سے وقتاً فوقتاً معلوم ہوتے ہی رہتے ہوں گے، اس ناکارہ نے ۱۵ رذی الحجہ کی شام کو مکہ مکرمہ سے چل کر رات کو بدر میں ڈاکٹر اسماعیل کے یہاں قیام کیا کہ وہ وہاں ملازم ہیں اور پیر کی صبح کو مدینہ منورہ پہنچ گیا بدر میں قیام کی زیادہ مصلحت یہ بھی تھی کہ مدینہ منورہ صبح کو پہنچ جائیں گے اور ہجوم نہیں ملے گا مگر یہ غرض تو پوری نہ ہوئی، اس مرتبہ ہندوستان کے قیام میں طبیعت بہت ہی زیادہ خراب رہی، یہاں پہنچنے کے

www.besturdubooks.wordpress.com

بعد تو بحمد اللہ تعالیٰ جملہ امراض میں کمی ہے اور سکون کا تو پوچھنا ہی کیا۔

اگر فردوس بر روئے زمیں است

ہمیں است وہمیں است وہمیں است

ہجوم کا حال تو مدینہ پاک میں بھی اب تک ایسا ہے کہ کوئی نماز مسجد کے اندر نہ ہو سکی بلکہ مدرسہ شرعیہ ہی میں پڑھ رہا ہوں کہ صفیں بہت آگے تک چلی جاتی ہیں روضہ اقدس پر بھی صرف ایک ہی مرتبہ حاضری ہوئی وہ بھی ایک ثلث رات کے قریب سپاہیوں کے پہرے میں کہ شیخ الاغوات اور شرطیوں کے افسر سے ایک صاحب نے کہہ دیا کہ وہ کئی دن سے آیا ہوا ہے مگر ہجوم کے وجہ سے نہیں آسکتا انہوں نے ایک تہائی رات تک تو پولیس کے ذریعہ سے حرم شریف کو خالی کر دیا کہ حج کے زمانہ میں ہجوم کا نکالنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اور پھر میرے پاس بلانے کو آدمی بھیجا میں نے اس طرح جانے سے انکار کر دیا مگر ان لوگوں کی طرف سے بھی اصرار ہوا اور جو واسطہ تھے ان کی طرف سے بھی کہ مجھے شرمندگی ہوگی اس لئے گیا تو مگر شرمندگی ہوئی کہ یوں مشار بالبنان بن کر جانے کو جی نہیں چاہتا تھا اس لیے جلد ہی آ گیا، اس وقت میں اور صرف میرے رفقاء تھے اور کوئی نہیں تھا، لکھنا تو کیا تھا نہ معلوم کاہے میں لگ گیا، یہاں کے روحانی برکات کو تو اہل قلوب جانیں مگر اس ناپاک سگ دنیا کیلئے تو مادی فتوحات کا جوزور یہاں ہوتا ہے کہ مطہرہ (پاکستان)، افریقہ، لندنی احباب حج کے بعد عمروں کیلئے بھی کثرت سے آتے رہتے ہیں، اور مجھے اپنے متعلق استدراج کا بہت فکر رہتا ہے، اس کے علاوہ پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ اگرچہ یہاں نہیں مگر کوئی علمی ترقی کرنا چاہے تو اس کا میدان ضرور ہے ہر جگہ سے علماء آتے رہتے ہیں اور مختلف اشکالات کرتے رہتے ہیں یہ ہر سال ہوتا ہے تم جیسے دوستوں کو دق بھی کرتا رہتا ہوں، آج کل مفتی اعظم پاکستان مفتی محمود صاحب آئے ہوئے ہیں ان کا اشکال یہ ہے کہ اہل حدیث تنعیم کے عمرے کو بدعت کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کا عمرہ تو مجبوری کا تھا اور نہ کسی دوسرے سے مکہ سے تنعیم عمرہ کا احرام باندھنے کے لیے جانا ثابت نہیں حتی کہ حضرت عبدالرحمٰنؓ تو حضرت عائشہؓ کے ساتھ تھے احرام نہیں باندھا، یہاں نہ تو کتابیں ہیں اور نہ کوئی اس کے لئے فارغ؟ مدرسہ میں بھی آج کل تعطیل ہو رہی ہے، طحاوی نے تو جہاں تک یاد ہے مستقل باب عمرۃ التنعیم باندھا ہے اس کو بھی دیکھیں اور بھی کسی جگہ آثار سے اور حدیث مشہور تقریری مل جائے تو کیا ہی پوچھنا، رات مولوی اظہار نے بتایا کہ میری حجۃ الوداع مطبوعہ بیروت کے (ص ۱۸۴) پر بخاری کے حوالہ سے یہ تو موجود ہے: ''قال النبي ﷺ أفرغتما؟ قالت نعم!'' میرے خیال میں تو تصریح ہے مگر مفتی محمود

www.besturdubooks.wordpress.com

Scanned by CamScanner

صاحب نے اس کو تصریح نہ مانا، اس لئے کسی روایت میں تنعیم سے عمرہ لانے کی تصریح آثار صحابہ ہی سے چاہے
ہو ضرور لکھ کر بھیج دیں، اپنی آنکھوں کی معذوری سے اور صحت کی معذوری سے بہت ہی قلق ہو رہا ہے کہ یہاں
سارا دن کھانے پینے اور سونے میں گذر جاتا ہے اور تعجب کی بات یہ ہے کہ مکی مدنی لوگ تو کم سوتے ہیں مگر یہ جو
لوگ آفاقی حج وعمرہ کے لئے آویں ان کیلئے صبح کی نماز کے بعد دو تین گھنٹے سونا اور ایک دو گھنٹے ناشتہ میں خرچ کرنا
بہت ضروری ہے اتنے میں ظہر کا وقت ہو ہی جاتا ہے اور ظہر کے بعد قیلولہ کرنا تو ضرور ہے ہی حضرت ناظم
صاحب کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست بھی کر دینا اور یہ بھی کہہ دیں کہ ناکارہ آپ کی صحت وقوت
کے لئے بہت اہتمام سے دعا کرتا رہتا ہے کہ مدرسہ کو آپ کے وجود کی بہت ضرورت ہے، یہ ناکارہ تم سب
دوستوں کے لئے اور مدرسہ کے لئے بہت اہتمام سے دعائیں کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے
میرے حضرت کے اس باغ کو ہر نوع کے مکارہ سے محفوظ فرما کر ہر قسم کی ترقیات سے نوازے آج کل طبیعت
کچھ بہت ہی گھبرا رہی ہے۔

کس جگہ لیجائیں یارب ایسے دیوانے کو ہم باغ میں لگتا نہیں صحرا سے گھبراتا ہے دل

ہندوستان کے تصور سے بھی جی گھبراتا ہے اس لئے کہ کوئی دینی یا علمی کام تو وہاں ہے نہیں جو میری دلبستگی
کے سبب تھے، ڈاک کا انبار روز افزوں جو تضییع اوقات کا سبب ہے، مدینہ پاک میں جی تو بہت لگ رہا ہے اور
ڈاک سے بھی فی الجملہ امن ہے اس لئے کہ یہاں خط لکھنے والوں کو ڈیڑھ دو روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں مگر
کوئی علمی کام تو یہاں ہے نہیں اور اس کا اب قلق بھی نہیں رہا، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جتنا ہو گیا وہی مالک کا
احسان ہے اور اس کے فضل سے کافی ہے، ضعف دماغ اور ضعف بدن اور اعذار کی وجہ سے عبادات تو ہوتی نہیں
ورنہ اس کا میدان تو بڑا اچھا ہے، ضعف دماغ کیوجہ سے قرآن پاک نماز میں پڑھا نہیں جاتا، ضعف بدن کیوجہ
سے بغیر سہارے بیٹھا نہیں جاتا اور ٹانگوں کیوجہ سے حرم نبوی تک جو میری دیوار ہی کے قریب ہے حاضری نہیں
ہوتی، ہجوم خوب ہے اس لئے میرے جانے کیواسطے چار آدمیوں کی ضرورت ہے اسلئے پہنچنا مشکل ہے چلنے کے
قابل ہوتا ایک آدمی کے سہارے جب چاہتا پہنچ جاتا مولانا عبدالحلیم صاحب دو ہفتے ہوئے مکہ سے آگئے ہیں
قیام میرے قریب ہی ایک مبلغ کے مکان پر ہے جن کے ساتھ مکہ سے آئے تھے صبح کو ہندی دس بجے کے قریب
میرے پاس تشریف لاتے ہیں ہندی ساڑھے گیارہ بجے میں بھی حرم کیلئے اٹھ جاتا ہوں اور وہ بھی تشریف
لیجاتے ہیں عشاء کے بعد کا کھانا مستقل ہمارے ساتھ ہے اسلئے کہ دن میں تو ہمارے یہاں دسترخوان ہے نہیں
میرے خصوصی احباب رات ہی کے دسترخوان پر مدعو ہوتے ہیں کوئی کبھی کبھی، کوئی مستقل، ہفتہ عشرہ میں واپسی کا

ارادہ کررہے ہیں کہ بمبئی کے بھائی عبدالکریم وغیرہ جو میرے ساتھ آئے تھے اور مولانا بھی اسی میں تھے وہ بھی ہفتہ عشرہ میں واپسی کا ارادہ کررہے ہیں معلوم نہیں عزیزم شاہد کی تقریر بخاری کا وقت تمہیں مل رہا ہے یا نہیں ان چیزوں کو تم مولوی عاقل، سلمان مل کر میری زندگی میں پوری کرادو تو اچھا ہے کہ طباعت کی آسانی ہے بعد میں دشوار ہے۔ فقط والسلام

شیخ الحدیث مدظلہ بقلم حبیب اللہ

جواب:- سیدی ومولائی مدت فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کافی عرصہ ہوگیا کہ حضرت والا کا مفصل گرامی نامہ باعث سرفرازی ہوا تھا فوری جواب تو اسلئے نہیں لکھا کہ تلاش کرنا تھا اور تلاش کرنے پر جب کچھ نہ ملا تو روزانہ سوچتا کہ آج لکھوں کل لکھوں تا آنکہ بیحد تاخیر ہوگئی جس کی معافی کی درخواست ہے کافی جدوجہد کے بعد کوئی روایت نہیں ملی نہ تو تقریری اور نہ ہی کسی صحابی کا اثر اس زمانہ کے غیر مقلدین اصل میں ابن القیم کے مقلد ہیں انہوں نے زادالمعاد (۱/۱۷۸) میں لکھا ہے جس کو حافظ ابن حجر نے ملخص کرکے لکھا ہے کہ **لم ينقل أنه ﷺ اعتمر مدة إقامته بمكة قبل الهجرة ولا اعتمر بعد الهجرة إلا داخلا إلى مكة، ولم يعتمر قط خارجا من مكة إلى الحل ثم يدخل مكة لعمرة كما يفعل الناس اليوم ولا ثبت عن أحد من الصحابة أنه فعل في حياته إلا عائشة.**

لیکن حافظ ابن حجر فرماتے ہیں (۴/۳۵۵) **وبعد أن فعلته عائشة بأمره دل على مشروعيته.**

حضرات محدثین امام بخاری وامام ترمذی وغیرہ نے مستقل عمرہ تنعیم کا ترجمہ منعقد فرمایا ہے اور امام دارمی (۲۳۷) نے باب المیقات فی العمرۃ میں حضرت محرش کعبی کی روایۃ عمرہ جعرانہ والی اور حضرت عائشہ کی روایۃ عمرہ تنعیم والی ذکر فرمائی ہے یہ سب اس بات کی مؤید ہیں کہ عمرہ تنعیم میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور یہ خیال کرنا کہ یہ باہر سے آنے والوں کیلئے میقات ہے بے دلیل ہے اس لئے کہ اگر جعرانہ والی روایۃ میں صورت واقعہ کو دیکھ کر یہ کہہ دیا جائے تو عمرہ تنعیم والی روایت دیکھ کر اس کا الٹا بھی کہا جاسکتا ہے اگر عمرہ تنعیم بدعت ہوتا تو ائمہ حدیث اس کا باب کیوں منعقد کرتے اور یہ کہنا کہ حضرت عائشہؓ نے عذر کی بنا پر کیا تھا صحیح ہے لیکن حضرت عائشہؓ تو بعد میں بھی جب حج کرتی تھیں تو حج کے بعد مکہ سے باہر جاتی تھیں اور احرام باندھ کر آکر عمرہ کرتی تھی چنانچہ مؤطا میں حضرت عائشہ کی باندی مرجانہ سے روایت ہے: **كانت عائشة تعتمر بعد الحج من مكة في ذي الحجة ثم تركت بعد ذلك فكانت تخرج قبل هلال المحرم حتى تأتي الجحفة فتقيم**

www.besturdubooks.wordpress.com
Scanned by CamScanner

بها حتى ترى الهلال فإذا رأت الهلال أهلت بعمرة قال الشيخ في الأوجز (٣/٣٦٤) ولعل ذلک لتحصيل الفصل بين الحج والعمرة امتثالاً لأمر أمير المؤمنين كما سيأتي قريبا في باب العمرة: أفصلوا بين حجكم وعمرتكم فإن ذلک أتم لحج أحدكم ولعمرته أن يعتمر في غير أشهر الحج" اھ۔

حضرت عائشہ کو اگر عذر تھا تو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ جب حج کیا تھا اسوقت تھا ہمیشہ نہیں تھا بعد میں حضرت عائشہؓ کا مکہ سے نکل کر عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ آ کر عمرہ کرنا جواز کی دلیل ہے وکفی بھا قدوۃ اور اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت عائشہؓ بعد میں اس لئے عمرہ کرتی تھیں کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں اسی طرح عمرہ کیا تھا اور ان حضرات صحابہ کا دستور یہ تھا کہ جس حال پر حضور اکرم ﷺ سے جدا ہوئے یہ چاہتے تھے کہ ساری زندگی اسی حال پر گزار دیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ بات صحیح ہے مگر حضرت عائشہؓ نے آپ کے بقول تنعیم سے عمرہ عذر کے وجہ سے کیا تھا گویا بلا عذر جائز نہیں اس لئے کہ بدعت ہے تو اگر بدعت ہوتا تو حضرت عائشہؓ بعد میں بلا عذر عمرہ تنعیم کیوں کرتیں۔

اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ملی حضرت مفتی محمود حسن صاحب سے بھی پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اسے بہت تلاش کیا لیکن کہیں کوئی روایت یا اثر نہیں ملا۔

تقریر بخاری شریف کے جو اجزاء میرے پاس تھے میں نے سب دیکھ لئے ہیں اور بہت پہلے دیکھ کر رکھدیئے تھے اور وہ مولوی شاہد سلمہٗ کے پاس پہنچ بھی گئے کوتاہیوں کی معافی کی درخواست ہے اور حضرت نالائقی کے بعد یہ خیال رہتا ہے کہ حضرت ہی ملجأ وماویٰ ہیں دعائے صلاح وفلاح دارین کی درخواست ہے روضۂ اطہر علی ساکنھا الف الف صلوۃ وتحیۃ پر غلامانہ صلوۃ وسلام پیش فرمادیں۔

وصلوة الله أزكاها شذى | ثم أنماها نماءً يتصل
تنزل دوماً على خير الورىٰ | سيد الكل غياث المرتمل

Scanned by CamScanner